السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اپنی منگیتر کودیکھنے کےلئے کیا حدودہیں ،کیاانٹرنیٹ کے ذریعے اس کام کوسرانجام دیاجاسکتا ہے ،تصاویر کاتبادلہ کرنا منگنی کےلئے جائز ہے یانہیں ، یہ اس لئے کیاجاتاہے تاکہ آیندہ شادی کرنے یانہ کرنے کے متعلق فیصلہ کرسکیں ۔اس کے متعلق تفصیل سے آگاہ کریں ۔کتاب وسنت کی روشنی میں اس کی وضاحت فرمائیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

شرعی طورپراپنی منگیترکودیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ اس کی وجہ سے باہمی شادی کرنے کافیصلہ آسان ہوجاتا ہے ،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :''جب تم میں سے کوئی کسی عورت سے منگنی کرے تواگر ممکن ہوتواس سے وہ کچھ دیکھ لے جواس کےلئے نکاح کا باعث ہو۔''راوی حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ ہدایت کے مطابق میں نے ایک لڑکی کو پیغام نکاح بھیجا ،میں اسے چھپ کردیکھنے کی کوشش کرتارہا، بالآخرمیں نے اس کے ان اعضاء کودیکھ ہی لیاجواس سے نکاح کےلئے باعث رغبت تھے ۔اس کے بعدمیں نے اس سے نکاح کرلیا۔ [مسندامام احمد، ص :۳۳۴،ج ۳]

اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجودتھا ،اتنے میں ایک آدمی آیااوراس نے بتایاکہ میں نے ایک انصاری عورت سے شادی کاارادہ کیاہے ۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :''کیا تونے اسے دیکھا ہے ؟''اس نے عرض کیا نہیں ؟آپ نے فرمایا :''جاؤاوراسے دیکھ لوکیونکہ انصارکی آنکھوں میں کوئی بیماری ہوتی ہے ۔''[صحیح مسلم ،النکاح :۱۴۲۴]

جمہورعلما کے ہاں منگیتر کاصرف چہرہ اورہتھیلیاں دیکھنا مباح ہے کیونکہ چہرے سے اس کی خوبصورتی اوربدصورتی کاپتہ چلتا ہے اورہتھیلیوں سے عورت کے بدن کے نرم ،درشت اورباریک اورموٹے ہونے کاعلم ہوتا ہے لیکن الگ سے ملاقات کرنا، خلوت میں گفتگوکرنا شرعاًحرام ہے ۔اگر دیکھنا ممکن نہ ہوتوکسی عورت کواس کے دیکھنے پرمامورکیاجاسکتا ہے ،جیساکہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت سے شادی کرناچاہی ،توایک عورت کواسے دیکھنے کےلئے بھیجااوراسے کہاکہ اس کے اگلے دانت سونگھے اوراس کی ایڑیوں کے اوپروالے حصّے کودیکھے ۔[مستدرک حاکم ،ص :۱۶۶،ج ۲]

اس حدیث میں معلوم ہوتا ہے کہ عورت کوبھیجنے سے وہ فوائد حاصل ہوسکتے ہیں جوخوددیکھنے سے حاصل نہیں ہوسکتے ۔بہرحال اپنی منگیترکودیکھنا جائز ہے لیکن اس کےلئے خاص اہتمام کرناحرام ہے اوردیکھنے کےلئے چارشرائط کاپایاجاناضروری ہے :

1۔ نکاح کرنے کاارادہ ہو،اسے محض دل لگی اورمشغلہ کے طورپر سرانجام نہ دیاجائے ۔

2۔ خلوت نہ ہو،حدیث کے مطابق ایسے حالات میں شیطان گھس آتا ہے ۔

3۔ فتنے یافسادکاڈرنہ ہو۔

4۔ مشروع مقدارسے زیادہ نہ دیکھاجائے ،اس سے مرادوہ حصے ہیں جولڑکی عام طورپراپنے بھائی بیٹے اورباپ کے سامنے جوکچھ ظاہرکرتی ہے ،چونکہ برصغیر کامعاشرہ ابھی تک اس قدرترقی یافتہ یاتربیت یافتہ نہیں کہ اس میں نکاح کا پیغام دینے والے کےلئے اپنی بیٹی یابہن کے دکھانے کااہتمام کیاجائے ۔اس بنا پراس کے جوازکی آڑمیں دیکھنے دکھانے پراصرارکرنا صحیح نہیں ہے ۔والدین بھی اسے اپنی عزت کامسئلہ نہ بنائیں اورنہ ہی برخورداران اسے بطورمشغلہ اپنائیں ۔انٹرنیٹ کے ذریعے براہ راست لڑکے کالڑکی سے رابطہ کرنااورپیغام نکاح دینابھی صحیح نہیں ہے ۔ہمارے جن گھروں میں انٹرنیٹ یاکیبل کی سہولت ہے انہیں اس پہلو کاخاص خیال رکھناہوگا۔عام طورپرایساہوتا ہے کہ بچے اس سہولت سے ناجائزفائدہ اٹھاتے ہوئے والدین کواس وقت خبردیتے ہیں جب عدالتی نکاح کے ذریعے وہ خودکورشتہ ازدواج میں منسلک کرلیتے ہیں ۔ہمارے نزدیک منگنی کےلئے تصاویر کاتبادلہ بھی جائز نہیں ہے اس کی درج ذیل وجوہات ہیں :

1۔ تصویربنانے کےلئے یہ کوئی حقیقی ضرورت نہیں ہے ،پھراسے دیکھنے میں دوسرے بھی شریک ہوسکتے ہیں ۔

2۔ تصویر سے حسن وجمال رنگ اورکردار کاپتہ ہی نہیں چلتا ،کتنی ہی ایسی تصاویر ہیں جوحقیقت کے برعکس ہوتی ہیں ،تصویردیکھنے کے بعدجب اصل کودیکھاگیاتواس میں زمین وآسمان کافرق تھا ۔

3۔ یہ بھی ممکن ہے کہ منگنی پایہ تکمیل تک نہ پہنچے اوروہ تصویر منگیتر کے پاس رہے جسے بعد میں بلیک میل کرتارہے ۔ہمارے نزدیک بہتر ہے کہ منگنی کے جملہ معاملات اپنے والدین کے ذریعے پایہ تکمیل تک پہنچائے جائیں ،اسی میں خیروبرکت ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب